ہم جنس کی شادی، یا ہم جنس پرستی؛ اسلامی نقطہ نظر

مفتی شکیل منصور القاسمی

جنوبی امریکہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ کارگاہِ عالم کا سارا نظام قانونِ زوجی (Law of Sex) پر مبنی ہے اور کائنات میں جتنی چیزیں نظر آ رہی ہیں سب اسی قانون کا کرشمہ اور مظہر ہیں۔ (الذاریات:49)

یہ اور بات ہے کہ مخلوقات کا ہر طبقہ اپنی نوعیت، کیفیت اور فطری مقاصد کے لحاظ سے مختلف ہیں لیکن اصل زوجیت ان سب میں وہی ایک ہے۔ البتہ انواعِ حیوانات میں انسان کو خاص کر کے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس کے زوجین کا تعلق محض شہوانی نہ ہو بلکہ محبت اور انس کا تعلق ہو دل کے لگاؤ اور روحوں کے اتصال کا تعلق ہو۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے راز دار اور شریک رنج وراحت ہوں، ان کے درمیان ایسی معیت اور دائمی وابستگی ہو جیسی لباس اور جسم میں ہوتی ہے۔ دونوں صنفوں کا یہی تعلق دراصل انسانی تمدن کی عمارت کا سنگِ بنیاد ہے اس ربط وتعلق کے بغیر نہ انسانی تمدن کی تعمیر ممکن ہے اور نہ ہی کسی انسانی خاندان کی تنظیم۔ جب یہ قانونِ زوجی خالقِ کائنات کی طرف سے ہے تو یہ کبھی صنفی میلان کو کچلنے اور فنا کرنے والا نہیں ہوسکتا۔ اس سے نفرت اور کلی اجتناب کی تعلیم دینے والا بھی نہیں ہوسکتا؛ بلکہ اس میں لازماً ایسی گنجائش رکھی گئی ہے کہ انسان اپنی فطرت کے اس اقتضاء کو پورا کر سکے حیوانی سرشت کے اقتضاء اور کارخانہ قدرت کے مقرر کردہ اصول وطریقہ کو جاری رکھنے کے لیے قدرت نے صنفی انتشار کے تمام دروازے مسدود کر دیئے، اور نکاح کی صورت میں صرف ایک دروازہ کھولا۔ کسی بھی آسمانی مذہب وشریعت نے اس کے بغیر مرد وعورت کے باہمی اجتماع کو جائز قرار نہیں دیا۔ پھر اسلامی شریعت میں یہاں تک حکم دیا گیا ہے کہ اس فطری ضرورت کو تم پورا کرو، مگر منتشر اور بے ضابطہ تعلقات میں نہیں، چوری چھپے بھی نہیں، کھلے بندوں بے حیائی کے طریقے پر بھی نہیں؛ بلکہ باقاعدہ اعلان واظہار کے ساتھ، تاکہ تمہاری سوسائٹی میں یہ بات معلوم اور مسلم ہوجائے کہ فلاں مرد اور عورت ایک دوسرے کے ہو چکے ہیں۔

اسلام میں شادی اور نکاح کا مقصد صرف شہوت رانی، جنسی خواہشات کی تسکین نہیں، بلکہ وقوع فی الحرام سے حفاظت، نسل انسانی کا حصول، بقاء، تحفظ وتکثر، زوجین کے خاندانوں میں مودت ومحبت اور تعاون وتناصر مشروعیت نکاح کے اہم ترین مقاصد ہیں۔

جس قانون ازدواجی کو اسلام میں نکاح کہتے ہیں اس کے مفہوم حقیقی ہی میں **حل ملک المتعة بالانثی قصدا** عورت سے ملک استمتاع کا حصول داخل ہے۔ **فانکحوا ماطاب لکم من النساء الآیه.** سورۃ النساء/3 لفظ "النساء" کی تصریح نے جنسی لطف اندوزی کے نام پہ روا رکھے گئے ہم جنس کی شادی یا ہم جنس پرستی کی تمام شکلوں کو ممنوع کر دیا۔ یعنی نکاح صحیح کی منجملہ شرائط میں سے یہ بھی اہم شرط ہے کہ زوجین میں نکاح کی اہلیت ہو یعنی کوئی مانع شرعی نہ ہو اور کوئی ایک طرف عورت ہو۔ لہذا محرمات، کافرہ، خنثی مشکل اور مرد کا نکاح نکاح مرد سے صحیح نہیں ہوگا۔

فَقَالَ الْحَنَفِيَّةُ :النِكَاحُ عَقْدٌ يُفِيدُ مِلْکَ الْمُتْعَةِ بِالْأُنْثَى قَصْدًا، اَیْ يُفِيدُ حِل اسْتِمْتَاعِ الرَّجُل مِنَ امْرَاۃٍ لَمْ

يَـمْـنَعُ مِنْ نِكَاحها مَانِعٌ شَرْعِيٌّ (الدر المختار ورد المحتار 2/ 258 260ط دار إحياء التراث العربى، وفتح القدير 3/ 99 ط دار إحياء التراث العربى.)

قضاءِ شہوت کے تمام غیر فطری راستے کو اسلام سمیت تمام آسمانی کتابوں نے سختی سے بند کر دیا ہے۔ہم جنس پرستی کی تمام شکلیں تمام آسمانی مذاہب میں حرام و ناجائز ہیں۔مرد کا مرد کے ساتھ تکمیل خواہشات کو لواطت (homosexual) اور عورت کا عورت کے ساتھ تکمیل خواہشات کو سحاق یا مساحقہ(lesbian) کہتے ہیں۔قرآن و حدیث میں اس مکروہ اور خسیس ترین عمل کو حرام قرار دیا گیا ہے۔علماء امت کا اس پہ اجماع ہے۔

قال تعالى :(ولوطا إذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين .إنكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون) الاعراف/ 80

(إنا ارسلنا عليهم حاصباً إلا آل لوط نجيناهم بسحر) القمر/ . 34الحاصب :الريح ترمى بالحجارة .

(ولوطا إذ قال لقومه اتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين) الاعراف/. 80

وقال تعالى :(ولوطا إذ قال لقومه إنكم لتاتون الفاحشة ما سبقكم بها من احد من العالمين) العنكبوت/. 28ث .

(ولوطا آتيناه حكما وعلما ونجيناه من القرية التى كانت تعمل الخبائث إنهم كانوا قوم سوء فاسقين) الانبياء /. 74ج .

(ولوطا إذ قال لقومه اتاتون الفاحشة وانتم تبصرون .ائنكم لتاتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم تجهلون .فما كان جواب قومه إلا ان قالوا اخرجوا آل لوط من قريتكم إنهم اناس يتطهرون .فانجيناه واهله إلا امراته قدرناها من الغابرين .وامطرنا عليهم مطرا فساء مطر المنذرين)النمل/ 54 .58ح .

قال تعالى :(واللذان ياتيانها منكم فآذوهما فإن تابا واصلحا فاعرضوا عنهما إن الله كان تواباً رحيماً) النساء /.16 خ.

عن جابر رضى الله عنه قال :قال النبى صلى الله عليه وسلم إن اخوف ما اخاف على امتى عمل قوم لوط .رواه الترمذى (1457) وابن ماجه (2563) . صحيح الجامع رقم :(1552)

.د .عن ابن عباس قال :قال النبى صلى الله عليه وسلم : ملعون من وقع على بهيمة ، ملعون من عمل بعمل قوم لوط . رواه احمد (1878). (صحيح الجامع رقم 5891 :)

.ذ .عن ابن عباس قال :قال النبى صلى الله عليه وسلم : من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل و المفعول به .رواه الترمذى (1456) وابو داود (4462) وابن ماجه (2561). (صحيح الجامع

.(6589

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے شدت کے ساتھ اس سے منع فرمایا ہے۔قرآن کریم نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے اعمال بد میں اس قبیح فعل کا ذکر کیا ہے اوراس کی مذمت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس بدعملی کی وجہ سے قوم لوط پر عذاب آیا اور سدوم اور عمورہ کی بستیوں پر آسمان سے پتھروں کی اس قدر بارش ہوئی کہ وہ بستیاں زمین میں دھنس گئیں ۔ چنانچہ آج بھی بحیرہ مردار قوم لوط پر نازل ہونے والے اس خدائی قہر کی زندہ شہادت کے طور پر موجود ہے۔سابقہ کتب سماویہ میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے اور تورات وانجیل دونوں میں اس فعل بد کوحرام کاری قرار دے کراس کی مذمت کی گئی ہے۔قوم لوط کے مرد مردوں سے اوران کی عورتیں عورتوں سے خواہشات پوری کرتی تھیں۔.

وقد حكى بعض المفسرين ان من اسباب هلاک نساء قوم لوط انهن كن يفعلن هذه الفعلة الشنيعة، لانه لما استغنى رجالهم بالرجال عن النساء ، ولم تجد النساء من يقضى وطرهن من الرجال استغنى بعضهن ببعض عن الرجال. جاء فى تفسير الالوسى رحمه الله :وبدا ايضاً السحاق فى قوم لوط عليه السلام فكانت المراة تاتى المراة، فعن حذيفة رضى الله تعالى عنه :إنما حق القول على قوم لوط عليه السلام حين استغنى النساء بالنساء والرجال بالرجال .وعن ابى حمزة رضى الله تعالى عنه :قلت لمحمد بن على :عذب الله تعالى نساء قوم لوط بعمل رجالهم؟ فقال الله : اعدل من ذلک استغنى الرجال بالرجال والنساء بالنساء. انتهى.(روح المعانى)

قربِ قیامت میں احادیث کے مطابق اِس امّت میں یہ روگ عام ہوجائے گا اور پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہلاکت کا فیصلہ آجائے گا۔ جب میری اُمّت پانچ چیزوں کوحلال سمجھ لے تو اُن کے اوپر ہلاکت آجائے گی: ایک دوسرے پرلعنت کرنے لگیں،شرابیں پینے لگیں، ریشم پہننے لگیں، گانے والیاں رکھنے لگیں، (شہوتوں کو پورا کرنے کے لئے) مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کرنے لگیں۔

إِذَا اسْتَحَلَّتْ أُمَّتِى خَمْسًا فَعَلَيْهِمُ الدَّمَارُ، إِذَا ظَهَرَ التَّلاعُنُ، وَشَرِبُوا الْخُمُورَ، وَلَبِسُوا الْحَرِيرَ، وَاتَّخِذُوا الْقِيَانَ، وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ.(شعب الایمان(5086:(تحريم الفروج)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عورتیں عورتوں کے ذریعہ اور مرد مردوں کے ذریعہ (شہوتوں سے)مستغنی ہوجائیں گے،اورسحاق عورتوں کے مابین زنا ہے

.لا تذهب الدنيا حتى يستغنى النساء بالنساء والرجال بالرجال والسحاق زنا النساء فيما بينهن.(تاريخ دمشق لابن عساكر (10/119:(كنز العمال 38500:)

حضرت واثلہ بن اسقع مرفوعاً نقل فرماتے ہیں کہ عورتوں کا باہمی سحاق (شہوت پوری کرنا) زنا ہے۔

سِحَاقُ النِّسَاءِ زِنًا بَيْنَهُنَّ.(شعب الايمان 5082 :)سحاقُ النساءِ بينَهن زنًا .الراوى :واثلة بن الاسقع الليثى ابو فسيلة المحدث :الهيثمى المصدر :مجمع الزوائد الصفحة او الرقم 6/259 :خلاصة حكم

المحدث :رجالہ ثقاتالسُّحاقُ زنا النساءِ .الراوی :واثلة بن الاسقع الليثی ابو فسيلة المحدث :ابن حجر العسقلانی المصدر :لسان الميزان الصفحة او الرقم2/304 :

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :جب مرد مرد کے پاس اور عورت عورت کے پاس (شہوت پوری کرنے لئے) آئے تو وہ دونوں زانی ہیں۔

إِذَا اَتَی الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَهُمَا زَانِيَانِ، وَإِذَا اَتَتِ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فَهُمَا زَانِيَانِ.(شعب الايمان5075 :)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :وہ شخص ملعون ملعون ملعون ہے جو قومِ لوط کا عمل (لواطت) کرے۔

مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ.(شعب الايمان5089:)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: قسم اُس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، یہ دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں میں دھنسنا، صورتوں کا مسخ ہونا اور پتھروں کی بارش کا ہونا پایا جائے گا، لوگوں نے کہا :یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ایسا کب ہوگا؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم عورتوں کو دیکھو کہ وہ زینوں (سواریوں پر) سوار ہورہی ہیں، گانے والیاں زیادہ ہوگئیں اور جھوٹی گواہی دی جانے لگے، مسلمان مشرکین کے برتن یعنی سونے چاندی کے برتن میں پینے لگیں، اور مرد مردوں کے ذریعہ اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ (شہوت سے) مستغنی ہوجائیں، تو بس اُس وقت تیار ہوجاو۔

وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ، لا تَنْقَضِی هَذِهِ الدُّنْيَا حَتَّى يَقَعَ بِهِمُ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ، قَالُوا :وَمَتَى ذَلِكَ يَا نَبِیَّ اللَّهِ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی؟ قَالَ :إِذَا رَاَيْتَ النِّسَاءَ قَدْ رَكِبْنَ السُّرُوجَ، وَكَثُرَتِ الْقَيْنَاتُ، وَشُهِدَ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَشَرِبَ الْمُسْلِمُونَ فِی آنِيَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَاسْتَذْفِرُوا وَاسْتَعِدُّوا.(مستدرکِ حاکم(8349:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگ جانوروں کی طرح سے راستوں میں بدکاری کریں گے، مرد مردوں کے ذریعہ اور عورتیں عورتوں کے ذریعہ (شہوتوں سے) مستغنی ہوجائیں گے، اُس کے بعد اُنہوں نے سوال کیا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تساحق کیا ہے؟ لوگوں نے کہا : نہیں، حضرت ابوہریرہ نے ارشاد فرمایا :یہ کہ عورت عورت پر سوار ہوجائے اور اُس کے ساتھ سحاق یعنی شہوت پوری کرے۔

لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَسَافَدَ النَّاسُ فِی الطُّرُقِ كَمَا يَتَسَافَدُ الدَّوَابُّ، يَسْتَغْنِی الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ، اَتَدْرُونَ مَا التَّسَاحُقُ؟ قَالُوا :لا، قَالَ :تَرْكَبُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ تَسْحَقُهَا.(الفتن لنعيم 1794:)

اسلام کی طرح بدکاری کی سزا سابقہ آسمانی مذاہب میں بھی یہی تھی کہ بدکاری کے مرتکب شادی شدہ افراد کو سنگسار کردیا جاتا تھا۔

جناب نبی اکرم ﷺ نے جہاں زنا کی سزا بیان کی ہے وہاں لواطت کے اس عمل قبیح کی سزا یہ بیان فرمائی ہے کہ فاعل اور مفعول دونوں کو قتل

کر دیا جائے۔ امت کے تمام فقہی مکاتب فکر میں یہ فعل حرام سمجھا گیا ہے اور اس کی سزا موت بیان کی گئی ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ احناف کے نزدیک موت کی یہ سزا شرعی حد کے طور پر نہیں بلکہ تعزیر کے طور پر ہے، جبکہ باقی فقہاء نے اسے حد شرعی قرار دیا ہے۔ لیکن اس فعل کے حرام اور قبیح ہونے اور اس کے مرتکب افراد کو سخت سزا دینے پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔

لواطت شرعی طور پر انتہائی غلط اور شرمناک فعل ہونے کے ساتھ ساتھ طبی طور پر انسان کے لیے سخت نقصان دہ ہے اور عام انسانی اخلاق کے حوالہ سے بھی اسے کبھی اچھا کام نہیں سمجھا گیا۔ انسانیت وشرافت سے گری ہوئی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب